عیدین

اور

ان کے منانے کے اسلامی و جاہلی طریقے

از

ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم

ایم۔اے۔ایل ایل بی (عثمانیہ) ڈی۔فل۔(جرمنی) ڈی لٹ (فرانس)

PUBLISHERS

WORD MASTER COMPUTER

11-3-855, New Mallepally, Hyderabad

Mobile No. 9885974828

E-mail : ekhurram@rediffmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

اسلامی سنہ کا آغاز

عرب میں اور غالباً دنیا میں ہر جگہ لوگ اپنے ہاں کے اہم واقعات سے وقت کا شمار کرتے تھے۔فلاں لڑائی کے اتنے سال بعد فلاں قحط سالی سے اتنا عرصہ بعد فلاں شخص کی وفات سے اتنی مدت بعد وغیرہ۔خود شہر مکہ میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا اور وقتاً فوقتاً سنہ کا نقطہ آغاز بھی بدلتا رہا۔حلف الفضول کے بعد المغیرہ کی وفات کے بعد ابرہہ کے ہاتھی کے حملہ کے بعد وغیرہ۔

لیکن سنہ بے شمار ہونے کے باوجود سال کا آغاز ہمیشہ ماہ محرم سے ہوتا تھا۔دینی اور معاشی نقطہ نظر سے حج مکہ والوں کے لئے بڑا اہم زمانہ اور بڑی مشغولیت کا وقت ہوتا تھا۔حج کے بعد وہ اطمینان کا سانس لیتے' نیا سال نئی زندگی ہوتا اور چونکہ مکہ کا حج صرف مکہ والوں کا نہیں بلکہ سارے عربوں کا میلہ (یا فریضہ) تھا اس لئے نیا سال حج کے بعد محرم سے شروع ہوتا سارے عرب میں عام تھا یہ امر کہ مکہ کا حج سارے عرب میں مسلم تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ہجرت سے تین سال قبل مشرکین مکہ سے مایوس ہو کر رسول اکرم ﷺ نے کہیں اور چلے جانے کی ٹھانی تو حج کے زمانے میں منیٰ میں مختلف علاقوں کے حاجیوں کے پڑاؤوں میں گئے (اور بالآخر اہل مدینہ نے اسلام قبول کیا) مورخ لکھتے ہیں کہ اس تگ ودو میں آنحضرت محمد ﷺ پندرہ بیس قبیلوں میں گئے اور انکاری جواب پایا۔ان قبائل کو عرب کے جغرافیائی نقشے میں رکھ کر دیکھیں تو نظر آتا ہے کہ بعض قبائل شمالی عرب کے تھے بعض جنوبی بعض مشرقی اور بعض مغربی غرض سارے عرب کے تھے گویا اسلام سے قبل بھی عرب کے مزاج میں دینی اتحاد ہو گیا تھا۔اور مکہ اس اتحادی سلطنت کا پایہ تخت تھا۔اس لئے قرآن نے مکہ کا نام اُمّ القریٰ دیا ہے (شہروں کی ماں)

اس پس منظر میں سنہ ہجری کی تاریخ آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔ جب تیسری بیعت عقبہ کے بعد مسلمانان مکہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے لگے تو حسب عادت وہ اپنے وقت کا شمار ہجرت سے کرنے لگے۔ (اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ طبقات ابن سعد میں ابتدائی غزوات کے حالات میں سنہ فلاں کی جگہ ہجرت سے اتنے مہینے بعد کے الفاظ بار ہا استعمال ہوئے ہیں۔)

مدینہ کو ہجرت سب لوگ بیک وقت نہ کر سکے دشمن کا خوف تھا اس لئے چھوٹی چھوٹی بے شمار ٹکڑیوں میں گئے اور دو چار سو آدمیوں کو تین چار مہینے لگ گئے۔

جیسا کہ بیہقی کی دلائل النبوۃ میں لکھا ہے اس اختلاف وقت کا اثر سال شماری پر ہوا ہر شخص اپنے سفر سے حساب کرتا۔ بعض لوگ بیعت عقبہ کے فوراً بعد ذی الحجہ ہی میں مدینہ چلے گئے اور وہ اس سال کے محرم سے (یعنی گیارہ ماہ قبل سے) وقت شمار کرنے لگے کچھ لوگ محرم، صفر وغیرہ میں مدینہ گئے تو وہ مذکورہ اولین لوگوں سے ایک سال بعد سے اپنا حساب کرنے لگے، چونکہ رسول اکرم ﷺ ربیع الاول میں مدینہ تشریف لائے اس لئے کچھ لوگ آپ کی آمد کے بعد کے اولین محرم سے سنہ شمار کرنے لگے۔

اس طرح عہد نبوی میں ہجرت سے وقت شمار کرنے کے تین طریقے تھے کچھ لوگ موجودہ سنہ ہجری سے ایک سال قبل سے کچھ لوگ موجودہ سنہ ہجری سے اور کچھ لوگ موجودہ سنہ ہجری کے ایک سال بعد سے حساب کر کے وقت بتاتے، شروع میں اس کو اہمیت نہ تھی۔ یہ افراد کا نجی معاملہ تھا۔ دو آدمیوں میں گفتگو ہوتی اور مدت کا ذکر ہوتا تو وہ سمجھ جاتے تصنیف وتالیف اور کتب تاریخ کا وجود نہ تھا لیکن رفتہ رفتہ پیچیدگیاں پیدا ہونے لگیں سب سے پہلے سیرت نبویؐ اور غزدات کے سلسلے میں کونسا واقعہ کب پیش آیا؟ اس سلسلہ میں اختلاف ہونے لگا۔ مثلاً حضرت عائشہؓ پر ایک افک (تہمت) کا واقعہ غزوہ بنی المصطلق میں پیش آیا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کے مطابق یہ شعبان ۴ھ میں ہوا اور ابن اسحاق کے مطابق ۳ھ میں ہوا۔ بلاذری نے لکھا ہے کہ یہ شعبان ۵ھ میں ہوا۔ یہ تینوں ایک ہی وقت کا ذکر کرتے ہیں لیکن سنہ کے نقطہ آغاز میں فرق کے باعث ان میں تین مختلف سال نظر آتے ہیں۔

اگراوپر بیہقی کا جو بیان نقل ہوا اسے ذہن میں رکھیں تو اس اختلاف کی وجہ سمجھ میں آجاتی ہے کہ بعض راوی وہ مہاجرین ہیں جو آنحضرت ﷺ سے قبل ہجرت کر گئے تھے اور اپنا ایک سنہ شروع کر چکے تھے اور دوسرے دو دیگر گروہوں سے تعلق رکھتے تھے اور انہوں نے روایت سنہ ہجری کے تعین سے قبل کی تھی۔اس کا سلسلہ ۲ ھ تک چلا تھا یعنی رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ سال بعد جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے اور اسلامی مملکت ہندوستان سے تونس تک پھیل گئی تو سرکاری اور علمی ضرورتوں کے لئے سنہ معین کرنے کی ضرورت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا۔بعض نے کہا سکندر اعظم کا رومی سنہ لے لیں۔فرمایا وہ پرانا زمانہ ہے۔ہزار سال سے زیادہ ہوگئے۔کیا ایرانی سنہ لیں فرمایا وہاں ہر بادشاہ کی وفات پر نیا سنہ جلوس شروع ہوتا ہے اور کوئی چیز معین نہیں۔ کہا رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے لیں:

فرمایا:۔اس وقت ہم سب کافر تھے کہا حضور ﷺ کی وفات سے لیں فرمایا وہ بڑا حزن وملال کا واقعہ ہے آخر ہجرت کی تجویز پیش کی گئی اور سب نے قبول کیا اور کہا کہ واقعی یہ اسلام کی کمزوری ختم ہو کر قوت کے زمانے کا آغاز ہے۔اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر چہ رسول اللہ ﷺ ربیع الاول میں آئے لیکن دو ماہ قبل محرم سے شروع کریں کہ عرب اسی کے عادی ہیں۔اسے سب نے منظور کرلیا۔

سنہ ہجری رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ سال بعد نافذ ہوگیا۔

ایک آخری چیز یہ یاد رہے کہ جاہلیت میں مکہ والے قمری سال میں کبیہ کرتے یعنی وقتاً فوقتاً بارہ کی جگہ تیرہ مہینے لیتے تاکہ قمری سال بھی شمسی سال کی طرح ایک ہی موسم میں ہو۔اسے حجۃ الوداع میں وفات سے تین ماہ قبل رسول اکرم ﷺ نے برخواست کر کے خاص قمری سال رائج کرنے کا حکم دیا اور یہی اب تک رائج ہے۔اور اس میں بے شمار فوائد ہیں۔

پیش لفظ۔

عالم اسلام کے مشہور محقق و مبلغ ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی ہستی محتاج تعارف نہیں۔ایڈیٹر رسالہ "معارف" (اعظم گڈھ یوپی) اپنے شمارہ جولائی ۱۹۸۷ء میں رقمطراز ہیں:۔

اس اجتماع میں جہاں اور ملکوں کے معزز نمائندوں سے ملاقاتیں رہیں وہاں اپنی زندگی کے عزیز ترین لمحات مکرم و محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی علمی صحبتوں میں گذرے جن میں بڑی علمی روحانیت محسوس کرتا رہا چار روز کا زیادہ تر وقت ان ہی کی ہمدمی اور ہم نشینی میں گذارا۔انہوں نے اپنی زندگی میں جتنے علمی کام کیے ہیں وہ ان کے بعد اسی طرح یاد کئے جائیں گے۔جس طرح اکابر مشاہیر مصنفوں کے کارنامے یاد کئے جاتے ہیں۔پھر اپنے استغنا اور بے نیازی کی مثالیں بھی ایسی پیش کی ہیں جو گذشتہ دور میں ائمہ اسلام پیش کرتے رہے ہیں اور جن سے ہمارے ماضی کی عظمت میں تابانی اور درخشانی پیدا ہوتی ہے۔عشق اسلام کے مضراب سے ان کے علمی تار حیات کا جو نغمہ بلند ہو رہا ہے وہ نہ صرف ان کے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے نور حیات بنا ہوا ہے۔اقبال نے مرد مومن کی جو تعریف کی ہے کہ اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل، اس کی ادا دلفریب اور اس کی نگاہ دلنواز ہوتی ہے تو اس کا مکمل نمونہ ان کو اپنی بار بار ملاقاتوں میں پایا۔وہ یاد آ رہے ہیں ان کی صورت جنت نگاہ اور باتیں تسنیم سامعہ بنی ہوئی ہیں اور آئندہ زندگی میں بنی رہیں گی۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کا ایک مضمون "عیدین اور ان کے منانے کے اسلامی و جاہلی طریقے" ذیل میں دیئے گئے ہیں۔اس مضمون میں آپ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر نئی چیز بدعت اور لازماً ضلالت نہیں ہے۔یوم میلاد النبیؐ، یوم عاشوراء، لیلۃ القدر، لیلۃ المعراج، لیلۃ البراۃ مسلمانوں کے پرانے زمانے سے نفل عیدین ہیں اور ان میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدین اوران کے منانے کے اسلامی وجاہلی طریقے

اہم یا مسرت انگیز موقع پر جشن اور خوشی کا اظہار کرنا انسان کی فطرت میں ہے مسلمان ایسی صورتوں میں اپنے مولی اور پروردگار کی طرف رجوع کرتا اور نماز یا روزے کے ذریعے سے اظہار تشکر کرتا ہے دوسرے لوگ ایسے موقع پر شراب پی کر بدمست ہوتے ناچتے اور بدکاری کرتے ہیں۔ اللہ ہی کا فضل وکرم ہے کہ مسلمان اس بارے میں انسان نما جانوروں کی تقلید نہیں کرتے۔

تقریب اگر ہر سال منائی جائے تو اسے عید کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے یہاں دو عیدیں ضروری ہیں اور باقی نفل کی جاسکتی ہیں عید میں اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ سورہ والضحیٰ (۹۳/۱۱) میں ذکر ہی نہیں حکم ہے کہ: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (رہا تیرے رب کی نعمت تو اسکو بیان کیا کر) اللہ کا ذکر کرنے کا فائدہ اللہ ہی نے بیان فرمایا ہے کہ (سورہ بقرہ ۲/۱۵۲) فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (اسلئے مجھے یاد کرو کہ میں بھی تمہیں یاد کروں اور میرا شکر کرو، اور میری ناشکری نہ کرو)

فتح العزیز میں ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرنا بندے پر ہر نعمت کے ملنے کے وقت واجب ہے۔ ادائے شکر زبانی ثناء، مالی داد و دہش نفل نماز، نفل روزہ، نفل قربانی، نفل حج مختلف طریقوں سے ہوسکتا ہے۔ ان نفل نئے اعمال سے حصول شفاعت ہوتی۔

اللہ کی رحمت کے دروازے کھلتے، نجات دارین حاصل ہوتی اور شریعت مطہرہ سے مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ ہر نئی چیز بدعت اور لازماً ضلالت نہیں ہوتی صحیح بخاری کی اس روایت سے کون واقف نہیں کہ تراویح کی نماز شروع میں با جماعت نہیں ہوتی تھی، ہر شخص انفرادی طور پر الگ الگ پڑھتا تھا اس پر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اسے ایک اچھے حافظ کی امامت میں باجماعت شروع کرایا۔ اوراس کو دیکھ کر کہا نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذَا. (یہ ایک اچھی بدعت ہے) جمعہ کی نماز کے لئے پہلے

خطبہ سے عین قبل ایک بار ہی اذان ہوتی تھی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں دوبار ہونے لگی تا کہ لوگ پورا خطبہ سننے کیلئے ذرا جلد آسکیں۔ قرآن مجید میں شروع میں زبر زیر کا اعراب نہیں ہوتا تھا۔ یہ بعد میں شروع کیا گیا تا کہ صحیح پڑھنے میں سہولت ہو۔ اس طرح کی نئ چیزوں کو بری بدعت اور گمراہی وضلالت کہنا صحابہ کرام کو گالی دینا ہوگا۔ اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کی فرمودہ حدیث ہے کہ جو شخص اسلام میں کوئی اچھا کام (سُنَّۃٌ خَیرٍ / سُنَّۃٌ حَسَنَۃٍ) شروع کرے اور دوسرے لوگ اس کی اتباع کریں اس کو اس کے عمل کا بھی اجر ملے گا۔

اور اس کے اس عمل پر عمل کرنے والوں کو بھی اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان متبعین کے اجر میں کوئی چیز کم کی جائے۔ اسی طرح جو شخص برا کام (سُنَّۃٌ شرٍ / سُنَّۃٌ سَیئَۃٍ) شروع کرے اور جو لوگ اس کی تقلید واتباع کریں تو اس پر اس کے عمل کا بھی گناہ لکھا جائے گا اور اسکے متبعین کا گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان متبعین کے گناہ میں کوئی تخفیف کی جائے۔ صحیح مسلم میں یہی مفہوم ایک دوسری حدیث میں بعض دوسرے الفاظ میں بھی مذکور ہے کہ جو شخص لوگوں کو صحیح راستے (ھدیٰ) کی طرف بلائے تو اس کو اس کی بات کو ماننے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کچھ کمی ہو اور جو غلط راستے (ضلالۃ) کی طرف بلائے تو اس پر ان کے گناہوں کے برابر گناہ لکھے جائیں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی تخفیف ہو۔

عہد نبویؐ میں گولا بارود، ریل، ہوائی جہاز، تار ٹیلیفون جیسی چیزیں نہیں تھیں۔ آج اسلامی ممالک ان کو حاصل نہ کریں تو دشمن کو دعوت ہوگی کہ مسلمانوں پر حملہ کر کے اسلام کو مغلوب اور مقہور کریں۔ اس بارے میں ایک قرآنی آیت ہے (سورہ نساء ۲۴/۴) اُحِلَّ لَکُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُم ...... (یعنی مذکورہ ممنوعہ چیزوں کے سوا دوسری چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں) اسی کی اساس پر اصول فقہ کا اہم اور مشہور قاعدہ کہ "الاصل الاباحۃ" (ہر چیز اصل میں مباح سمجھی جائے گی بجز اس کے کہ اس کی حرمت کی صراحت ملے)

ضروری عیدیں:۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہماری ضروری عیدیں ہیں اللہ اور رسولؐ کے حکم کے باعث اور انہیں کے بتائے ہوئے طریقے سے انکو منانا ہوگا لیکن نماز، خطبہ، فطرہ، قربانی کے سوا کوئی اور اچھا کام بھی کریں تو وہ زائد نیا کام ممنوع نہیں ہوگا۔ان دونوں ضروری عیدوں کے سوا دیگر عیدیں منانا گویا نفل کام ہوگا جیسے نفل نمازیں، نفل روزے، نفل حج زکوٰۃ کے علاوہ خیرات وغیرہ جو واجب تو نہیں ہیں لیکن ممنوع بھی نہیں، ان نفل عیدوں میں پرانے زمانے سے یوم میلاد النبیؐ، یوم عاشوراء، لیلۃ القدر، لیلۃ المعراج، لیلۃ البراءۃ مشہور ہیں اور ان میں اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔

مولود شریف:۔ ان میں سے یوم میلاد النبیؐ کے متعلق تو ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسے اللہ اور فرشتے بھی مناتے ہیں اور اللہ نے مسلمانوں کو اس کے منانے کا حکم بھی دیا ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کی آیت کا بھی ذکر ہوا۔ اس سے بڑھ کر اللہ کی کیا نعمت ہوسکتی ہے کہ ہمیں ایک نبیؐ اور ایک الہامی کتاب دے اور وہ بھی آخری نبی اور آخری کتاب؟ اور اس آیت (احزاب ۵۶/۳۳) سے جاہل سے جاہل مسلمان بھی ناواقف نہ ہوگا کہ:۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا : (اللہ اور اسکے فرشتے نبیؐ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر صلوٰۃ بھیجو اور خوب سلام بھیجو) یوم میلاد میں رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے سوا ہم کیا کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے حالات اور اسوہ حسنہ سے واقف کرانا اسی کا ایک جزو اور ضمیمہ ہے اس دن نفل روزہ رکھا جاسکتا ہے اصولاً نفل روزے دو دن مسلسل رکھتے ہیں۔

عاشورہ:۔ صحیح بخاری میں بیان ہوا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین مکہ عاشورہ (دسویں محرم) کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور رسول اکرمؐ بعثت سے قبل خود بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آغاز اسلام پر رسول اللہؐ نے اسے ترک فرمادیا لیکن عہد ہجرت کے بعد مدینہ آئے تو دیکھا کہ

عاشورہ کے دن یہودی روزہ دار ہوگئے ہیں اور دریافت پر انہوں نے بتایا کہ یہ مصر میں دریا کو عبور کرنے اور فرعون کے ڈوب مرنے کی یاد میں روزہ شکر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے زیادہ مجھے حضرت موسیٰ پر حق ہے پھر مدینے میں منادی کرائی کہ جس نے ابھی کچھ نہ کھایا ہو وہ شام تک کچھ نہ کھائے اور روزہ رکھے اور جس نے کچھ کھالیا ہو تو وہ بھی شام ہونے تک مزید کھانے پینے سے اجتناب کرے اس کے چند ماہ بعد رمضان کا روزہ فرض ہوگیا تو عاشورہ کا روزہ واجب نہ رہا اور جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

شب قدر:۔ اس رات پہلی وحی نازل ہوئی تھی اور قرآن کہتا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے وہ رمضان میں ہونے سے اس دن کوئی نفل روزہ تو نہیں رکھا جا سکتا ہے لیکن نفل نمازیں تراویح کے علاوہ پڑھ سکتے ہیں۔ خیر خیرات کر سکتے ہیں کوئی مکہ میں ہو تو طواف میں مشغول رہ سکتا ہے، ہم قرآن کی تلاوت میں وقت گذار سکتے ہیں۔

شب معراج:۔ میں ہمارے پیغمبر ﷺ کے اعزاز سے ہماری سرفرازی ہوئی اسی میں پانچ نمازیں فرض ہوئیں اس میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو خزانہ عرش سے نکال کر خدا نے ہمارے رسول کو تحفہ دیں (یعنی امن الرسول الی آخرہ) اس موقع پر دو نفل روزے رکھیں اور دیگر نیک کام کریں تو کیا کہنے! یہ رجب کے مہینے میں ہوتی ہے۔

شب برأت:۔ کو رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ قبرستانوں کی زیارت کر کے مدفون لوگوں پر فاتحہ پڑھتے۔ اسی دن خدا فرشتوں کو وحی کیا کرتا ہے کہ اس دن سے شروع ہونے والے نئے سال کے دوران ان کے کیا فرائض ہوں گے۔ نفل روزے اور دیگر اعمال حسنہ کے ذریعے سے ہم خدا کی رحمت و مغفرت کے مستحق بننے کی کوشش کرتے ہیں یہ شعبان کے وسط میں ہوتی ہے۔

حسب ذیل کتابیں ہم سے طلب کیجئے

01	تفسیر غریب القرآن المجید امام حضرت زید بن علی بن امام حسین (عربی)	ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم	250/-
02	سیرۃ طیبہ پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے عثمانیہ یونیورسٹی لکچر	ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم	20/-
03	عہد نبوی کا نظام تعلیم	ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم	50/-
04	عہد نبوی کے خارجہ تعلقات مشرق وسطی کے ملکوں، ہندوستان، ترکستان، اور چین وغیرہ سے (انگریزی میں)	ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم	40/-
05	دینی مدرسوں اور دینی جامعات کے لئے جدید نصاب	ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم	05/-
06	مسلم ہسٹری آف امریکہ پری کولمبس (انگلش)	ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم	05/-
07	دنیا کے دو بھائی اور دین کے دو بھائی (حضرت یوسف صاحب و حضرت شریف صاحب)	پروفیسر مناظر احسن گیلانی مرحوم	20/-
08	قرآنی صنعتیں (انگلش اور اردو)	مولوی محمد شرف الدین مرحوم	20/-
09	قرآنی دعائیں	مولوی محمد فاروق مرحوم	مفت
10	بیان میلاد مبارک منقول از کتاب فوائد بدریہ	مولوی غلام محمود مرحوم	مفت
11	نجم الثاقب (مختصر فقہ شافعی)	نصیر الدین ہاشمی مرحوم	مفت
12	احادیث علم کی فضیلت اور عالم کی قدر و منزلت سے متعلق	ڈاکٹر محمد یوسف الدین مرحوم	مفت
13	سیرۃ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان	ڈاکٹر محمد یوسف الدین مرحوم	10/-
14	مضامین یوسف	ڈاکٹر محمد یوسف الدین مرحوم	100/-
15	ڈاکٹر سید عبد اللطیف کی کتابیں	ڈاکٹر محمد یوسف الدین مرحوم	05/-
16	اسلامی بینک	ڈاکٹر محمد یوسف الدین مرحوم	20/-
17	حالات زندگی حضرت مجدد الف ثانی مع چہل حدیث	ڈاکٹر محمد یوسف الدین مرحوم	(زیر طبع)
18	مکتوبات نبوی کے عکس	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	05/-
19	ایسٹ انڈیا کمپنی کے علمی ادارے (فورٹ ولیم کالج، فورٹ سینٹ جارج کالج کا تنقیدی جائزہ)	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	100/-
20	نواب اعظم و مثنوی اعظم نامہ	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	15/-
21	خرگوش پروری (خرگوش اس کی نشو و نما نیز اس کی تجارتی و معاشی اہمیت)	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	05/-
22	دی مرچنٹ آف بغداد (انگلش)	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	05/-
23	علامہ اقبال کی نظمیں (بچوں کے لئے)	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	20/-
24	احوال حضرت غوث اعظم	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	20/-
25	تذکرہ بنات الاولیاء	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	50/-
26	ہوائی چکیاں	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	05/-
27	نصیر الدین ہاشمی حیات اور ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	25/-
28	ڈاکٹر سید عبد اللطیف حیات اور ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم	50/-
29	ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیات اور ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد احتشام الدین خرم	100/-
30	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال مرحوم حیات اور ادبی خدمات	ڈاکٹر محمد احتشام الدین خرم	100/-
31	کمپیوٹر اور ہارڈویر	ڈاکٹر محمد احتشام الدین خرم	120/-
32	آؤ انگلش سیکھیں	ڈاکٹر محمد احتشام الدین خرم	60/-
33	Prophet Muhammad ﷺ	ڈاکٹر محمد احتشام الدین خرم	40/-
34	کمپیوٹر کی دنیا	ڈاکٹر محمد احتشام الدین خرم	120/-
35	Banking Without Interest	ڈاکٹر حبیب طیب العیدروس	05/-
36	Studies In Islamic Socio-Economic Thought	پروفیسر محمد عبد القادر	05/-